REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
۶ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۷ امان ۱۳۳۷ ہش | ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؀

وقت آنے پر معاہدۂ بغداد کی مشترک فوجی کمان قائم ہو سکتی ہے

فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیرِ غور نہیں ـــــ سکرٹری جنرل مسٹر خالدی کا اعلان

کراچی ۲۶ مارچ۔ معاہدہ بغداد کے سکرٹری جنرل مسٹر عونی خالدی نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد کی فوجی منصوبہ بندی باقاعدگی سے جاری رہی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ کسی بھی وقت ایک مشترک فوجی کمان قائم ہو جائے گی۔ البتہ فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیرِ تجویز نہیں ہے۔

پاکستان میں مسٹر خالدی نے دس دن کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے دورہ کے تاثرات پیش کرتے ہوئے پاکستان کے عوام اور حکومت کو زبردست خراجِ تحسین ادا کیا۔ آپ نے کہا اہلِ پاکستان اپنی کامیابیوں پر جتنا بھی فخر کریں بجا ہوگا۔ آپ نے کہا پاکستان کی افواج بلاشبہ انتہائی مستعد اور بہترین ہیں۔ مسٹر خالدی نے اپنے گرمجوشانہ استقبال پر اظہارِ امتنان کیا آپ نے کہا اس سے مجھے یہ اندازہ ہوا ہے کہ اسلامی اخوت کا رشتہ کس قدر مضبوط ہے۔

اردن کی سرحد پر اسرائیلی فوج کے حملوں کی مذمت

اقوام متحدہ کے نگران کمیشن نے تحریک ملامت منظور کر لی

یروشلم ۲۶ مارچ۔ اردن اور اسرائیل کے مشترکہ نگران کمیشن نے اسرائیل کے دو سرحدی حملوں کی مذمت کی ہے۔ ان میں اردن کا ایک کسان ہلاک اور ایک لڑکا زخمی ہوا تھا۔ کمیشن کے جس اجلاس میں اسرائیل کے خلاف تحریک ملامت منظور کی گئی تھی۔ اس کا اسرائیل نے بائیکاٹ کیا تھا۔ کمیشن نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ۱۸ مارچ کو اسرائیلی فوجوں نے سرحد کے قریب اپنی مشق کے دوران اردن کی جانب گولیاں چلائیں۔ جن سے ایک لڑکا زخمی ہو گیا۔ کاشتکار دوسرے دن ہلاک ہوا تھا۔

دریں اثناء دمشق میں شامی فوج کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوجوں نے دردیرہ کی شامی چوکی اور ایک شامی گاؤں کے باشندوں پر گولیاں چلائیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل نے ان کاشتکاروں کی حفاظت کے لئے گولیاں چلائی تھیں جو عرب علاقے میں گھس گئے تھے۔ شامی علاقے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اقوام متحدہ کے نگران کمیشن سے اس واقعے کی شکایت ...

امتحانات کی نئی تاریخوں کا اعلان

لاہور ۲۶ مارچ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے سکرٹری نے میٹرک ایف اے اور السنہ شرقیہ کے امتحانوں کے لئے نئی تاریخوں کا اعلان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس سے پہلے کے سارے اعلانات تاریخوں کے سلسلہ میں منسوخ سمجھے جائیں۔ نئی تاریخیں یہ مقرر ہوئی ہیں۔

ثانوی سکول (میٹرک)	۳ مئی ۵۸ء
انٹرمیڈیٹ سالانہ	۲۰ مئی "
" سپلیمنٹری	۱۵ اکتوبر "
السنہ شرقیہ سالانہ	۲۲ مئی "
" سپلیمنٹری	۱۵ اکتوبر "

جھنگ میں دفعہ ۱۴۴ ختم

لاہور ۲۶ مارچ جھنگ میں شیعہ سنی مناقشت تقریباً ختم ہو گئی ہے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت عائد کردہ جلسوں اور جلوسوں پر سے پابندیاں ہٹالی ہیں ؀

فوجی امداد پر گفتگو نہیں ہوئی

کراچی ۲۶ مارچ۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ واشنگٹن کے بااختیار حلقوں کی اطلاع کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس اور بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کے درمیان حالیہ ملاقات میں دوسرے ممالک کو امریکی فوجی امداد یا اس سلسلہ میں امریکہ کے ارادوں کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے یہ بات بھارتی اخبارات کی اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی کہ امریکی وزیر خارجہ نے بھارتی نائب صدر سے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد کے پروگرام کے تحت کوئی بمبار مہیا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی بمبار دینے کا ارادہ ہے ؀

چین میں چائے کی پیداوار

ہانگ کانگ ۲۶ مارچ۔ چین یہ منصوبہ بنا رہا ہے کہ وہ ۱۹۶۲ء تک دنیا میں سب سے زیادہ چائے پیدا کرنے والا ملک بن جائے۔

ملک نون سے وزیر اعظم نیوزی لینڈ کی بات چیت

کراچی ۲۶ مارچ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر والٹر ناش نے کل وزیر اعظم ملک فیروز خان نون سے بات چیت کی۔ مسٹر ناش چار دن کے سرکاری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ دونوں وزراء اعظم نے باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کی۔ بعد میں مسٹر ناش کراچی کا صنعتی علاقہ دیکھنے کے لئے گئے ؀

مسٹر سہروردی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ مارچ۔ عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی کل ڈھاکہ سے کراچی پہنچ گئے ؀

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل - بی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نامور مسلم زعماء کا خراجِ عقیدت

ایڈیٹر صاحب وکیل امرتسر

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔۔۔۔۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق نہ حاصل کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے۔ کہ ان کا ایک بہت بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔۔۔۔۔

(مرزا صاحب کی) اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیوں کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں ان کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس خطرناک حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔۔۔۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی خاص خدمت انجام دی۔"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

"یہ فی الفور واضح ہو جائے گا۔ کہ مصنف نے ہیگل کی جدلیات کے بنیادی پہلو کو نمایاں طور پر اس سے بہت پہلے ہی بیان کر دیا ہے۔ اور گس طرح اسی کے نظریہ (.....) پہ زور دیا ہے۔ اور یہ نظریہ ایسا ہے۔ جو دقیق نگاہ اسلامی مفکرین کو ہمیشہ مرغوب رہا ہے موجودہ زمانہ میں یہ نظریہ مرزا غلام احمد قادیانی نے از سرِ نو پیش کیا ہے۔ جو اغلباً جدید ہندی مسلمانوں میں سب سے بڑے دینی مفکر ہیں"

(رسالہ انڈین انٹی کویری جلد ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳۷)

(انگریزی سے ترجمہ)

مرزا حیرت صاحب دہلوی

"مرحوم کی وہ اعلےٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں۔ وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیا د ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونیکے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ ۔۔۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔۔۔۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا۔ اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔" (کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔۔۔۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوئی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۶)

امامِ عصرِ حاضر کا حقیقی مقام

علمی و فطری تقاضوں کی روشنی میں

مکرّم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

انیسویں صدی کا وسط آخر دنیائے اسلام کے لئے نہایت درجہ پرفتن دور تھا جس میں کفر و الحاد اور جاہلیت کی تاریک گھٹائیں بگولے کی طرح اٹھیں اور آندھی کی طرح پوری ربع سکون پر چھا گئیں۔ حق و صداقت کا چراغ ٹمٹمانے لگا۔ اور مسلمانوں کے سبھی حلقے ایک شکست خوردہ ذہنیت لیکر اسلام کے دم توڑنے کا انتظار کرنے لگے۔ علماء اپنی بے بسی کا نظارہ دیکھ کر یا خلوت خانوں میں روپوش ہوگئے۔ یا کفر سازی کے معرکے سر کرنے لگے۔ بعض درد مند دل رکھنے والے مسلمان جن کے دل عزائم باطل کے سامنے سپر انداز ہو چکے تھے۔ دینِ حق کی زندگی کے چند مصنوعی نسخے لیکر ضرور وارد ہوئے مگر زبانوں پر یہ حقیقت جد... تو جاری رہی۔

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا
بجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائی سوزِ تمام آیا تو کیا
آہ جب گلشن کی جمعیت پریشاں ہوگئی
پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا
(بانگِ درا)

یہ مرثیہ خوانی، ماتم اور دردناک چیخ پکار غماز تھی۔ کہ یہ زمانہ اپنی عالمگیر تباہ کاریوں کے باعث محض ایک مجدد کا تقاضا نہیں کر رہا بلکہ مقامِ نبوت کی حامل ایک ممتاز شخصیت کو آواز دے رہا ہے۔ چنانچہ مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی امتِ مسلمہ کے اس فطری تقاضے کی مزاج شناسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ لوگ در اصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اسکی زبان گدی سے کھینچنے کیلئے تیار ہو جائیں مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں ہیں۔ کہ اسکی قیادت میں دین کی اقامت کیلئے جد و جہد کریں۔"

(اخبار "مسلمان" ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء)

یہ آواز چونکہ ایک فطری آواز تھی اور اسلام ایک دینِ فطرت اور انسانیت کے لئے قیامت تک مشعلِ راہ بن کر آیا تھا۔ اس لئے اس نے چودہ سو سال قبل بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ مقامِ نبوت کی تجلیات کے ظہور کا اعلان کر رکھا تھا۔ اور امت کو خبر دے رکھی تھی کہ جب رسولِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم اس منصب پر فائز ہو تو امت کو اس کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے۔

پہلی خبر

اس ضمن میں قرآن مجید میں ایک عظیم الشان خبر یہ دی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اتمام نعمت کر دی گئی جس کے معنے یہ بتائے گئے کہ آپ کی امت میں سلسلہ نبوت جاری رہے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"فلا تخشوهم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم تهتدون ۵ کما ارسلنا فیکم رسولاً"

یعنی مسلمانو! کفار سے مرعوب نہ ہو خدا ہی سے ڈرو میں تم پر اپنی نعمت کا اتمام کروں گا اور ہدایت دوں گا جیسا کہ تم میں رسول کی بعثت کے ذریعہ سے تم پر اتمام نعمت کی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"الا اتماماً کاتمامها بارسلنا فیکم رسولاً منکم محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم"

(جلالین مصری جلد اوّل صفحہ ۱۵) یعنی جس طرح تم میں اس نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تم پر اپنی نعمت پوری کی ہے ویسے ہی ایک رسول کے ذریعہ سے وہ دوبارہ اس کا تمام کرے گا۔

دوسری خبر

سورہ جمعہ میں آیت وآخرین منهم لما یلحقوا بهم کے الفاظ میں بتایا گیا کہ جس خدا نے امیین میں ایک رسول برپا کیا ہے وہ آخرین کی طرف بھی اپنا فرستادہ بھیجے گا۔ مشہور عالم "موسیٰ جار اللہ" نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علم کلام کی روشنی میں اس آیت کی بایں الفاظ تفسیر بیان کی ہے:۔

"ومعنی هذه الآیة الکریمة الثالثة هو الذی بعث فی الامیین رسولاً من الامیین وبعث فی الآخرین رسلاً من آخرین فکل امة لها رسول من نفسها وهؤلاء الرسل هم رسل الاسلام فی الامم"

(کتاب فی حروف اوائل السور صفحہ ۲۳ شائع کردہ بیت الحکمۃ ۱۷ فروری ۱۹۴۴ء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس طرح امیوں میں رسول مبعوث فرمایا اسی طرح آخرین میں بھی بھیجیگا اور یہ عہد اسلام کے رسول ہیں۔

تیسری خبر

سورۂ احزاب ع۱ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ دیگر انبیاء کی طرح خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عہد لیا گیا تھا کہ اپنی امت کو آنیوالے پیغمبر پر ایمان لانے کی وصیت کر دیں چنانچہ تفسیر حسینی اردو میں صاف لکھا ہے:۔

"واذ اخذنا یاد رکھو کہ لیا ہم نے من النبیین نبیوں سے میثاقهم عہد انکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کریں۔ اور خدا کی عبادت کی طرف بلائیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں یا ہر ایک کو بشارت دیں اس پیغمبر کی کہ ان کے بعد ہوگا اور یہ عہد پیغمبروں سے روزِ الست میں لیا گیا۔ ومنك اور لیا ہم نے تجھ سے بھی عہد اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

(تفسیر حسینی اردو جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ مطبع نولکشور لکھنو)

چوتھی خبر

یہ وصیت ایک دوسری آیت میں بھی کی گئی۔ جس کی تفسیر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے یہ ہے۔

"(وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب) فتعرفوا المنافق من غیرہ قبل التمییز (ولکن اللہ یجتبی) یختار (من رسله من یشاء) فیطلعه علی غیبه کما اطلع النبی صلی اللہ علیه وسلم علی حال المنافقین (فامنوا باللہ ورسله وان تؤمنوا وتتقوا) (النفاق) (فلکم اجر عظیم۔" (جلالین مصری جلد اول صفحہ ۶۶)

یعنی اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ میں منافقوں کے امتیاز و شناخت کے لئے ہر شخص کو اطلاع علی الغیب کی نعمت سے سرفراز کرنے کی بجائے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے گا منتخب کر کے بھیجے گا اور اس پر ویسے ہی غیب

منکشف فرمائے گا جیسا کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر منکشف فرمایا ہے پس (اے مسلمانو) اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقوےٰ اختیار کرو گے تو (گو دنیا تمہیں بڑے بڑے مشکلات میں مبتلا کرے گی) خدا تعالےٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے گی۔

اس کے علاوہ امت محمدیہ میں مقام نبوت کے ظہور کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" کا آسمانی تاج پہنایا گیا۔ جس کے ایک معنے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دیوبند کے نزدیک نبیوں کے باپ کے ہیں (ملاحظہ ہو "تحذیر الناس") بالفاظ دیگر خاتم النبیین کے الفاظ سے یہ بھی منادی کی گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے نبیوں کی طرح فقط امتیوں کے باپ نہیں نبیوں کے بھی باپ ہیں اور آپ کی امت میں آپ کے روحانی بیٹے آپ کی اطاعت اور غلامی کے نتیجہ میں آپ کی مہر سے فیضان نبوت پانے والے ہیں۔ مولوی شبیر احمد عثمانی "آیت خاتم النبیین" کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔

"جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی پر ختم ہو جاتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ امتی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے" (تفسیر شیخ الہند مولانا محمود حسن و مولانا شبیر عثمانی ص۵۵ شائع کردہ ادارہ اسلامیات)

سرتاج دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مجسم قرآن تھے اور آپ کی آنکھیں قرآنی نور کی تجلیاں تھیں اسلئے آپ نے ان آیات کی روشنی میں امت کو آنے والے مسیح موعود کی خبر دی اور اسے چار مرتبہ "نبی اللہ" کے خطاب سے یاد فرمایا (مسلم حدیث نواس بن سمعان) اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک فیصلہ کن روایت بھی مروی ہے۔ جو ہر مسلم کو دعوت فکر دیتی ہے اور اسلامی علم کلام میں سنگ میل کی حیثیت سے ہمیشہ یادگار رہے گی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کر دو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا منکر ہو گا۔ تو میں اس کو دوزخ میں داخل کر دونگا خواہ کوئی ہو موسےٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ احمد کون ہیں؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو ان سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو۔ میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان و زمین اور شمس و قمر پیدا کرنے سے بیس لاکھ برس پہلے لکھا ہے۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ محمد اور ان کی امت داخل نہ ہو جاویں۔ (پھر امت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب مجھ کو اس امت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ہوا اس امت کا نبی اس میں سے ہو گا عرض کیا تو مجھ کو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنا دیجئے ارشاد ہوا تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دوں گا (روایت کیا اسکو حلیہ میں)

کذا فی الرحمۃ المھداۃ" کتاب نشر الطیب فی ذکر الحبیب ص۲۶۱-۲۶۲ مؤلفہ اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ تاج کمپنی)

ان آسمانی خبروں کے مطابق مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دین اسلام کی سربلندی کے لئے دعوی نبوت ضروری تھا تا یہ خدائی نوشتے پورے ہوتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی قوت قدسی کا ابدی ثبوت مہیا ہو جاتا۔ چنانچہ یہ خالص تصرف الٰہی کا کرشمہ ہے کہ باوجودیکہ امام عصر حاضر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوائل میں نبوت کی مروجہ تعریف کے مطابق باب نبوت مسدود قرار دیتے تھے ۱۸۸۳ء میں جب کہ آپ پر منصب مسیحیت کا انکشاف بھی نہیں ہوا تھا یہ الہام نازل ہوا۔

"دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا"

(الحکم ۱۷ر اگست ۱۸۹۹ء ص۶ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲)

چنانچہ علم و عرفان کے ان ارتقائی مراحل سے گذرنے کے بعد جو سنت انبیاء کا حصہ رہے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر کثرت مکالمات و مخاطبات کا سلسلہ ایک خاص رنگ میں شروع کیا گیا۔ تو مروجہ نظریہ نبوت کی سرحدوں کو وسعت دے کر مقام نبوت کی اس حقیقی تعریف کا بذریعہ وحی خفی انکشاف فرمایا گیا کہ

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے"

(چشمہ معرفت ص۳۲۵)

اور آپ کو خبر دی گئی کہ نبوت کی یہی اسلامی اصطلاح۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے

{ لیکچر سیالکوٹ و الوصیت }

اس پر آپ نے مجازی ناقص یا محدثیت والی نبوت کے الفاظ کا اپنے دعوے کے سلسلہ میں استعمال ہی ترک کر دیا۔ اور کھلے لفظوں میں پورے عالم اسلام کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسےٰ ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے امور غیبیہ ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں (حقیقۃ الوحی طبع اول ص۳۹۰-۳۹۱)

یہ چیلنج مئی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا۔ اس کے ٹھیک ایک سال بعد مئی ۱۹۰۸ء میں حضور نے چشمہ معرفت میں نہایت زوردار الفاظ میں یہ تحدی فرمائی کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت طبع اول ص۳۱۷)

اس تحدی کی اشاعت پر چند دن ہوئے تھے کہ حضور نے لاہور کا آخری سفر اختیار فرمایا۔ قیام لاہور کے دوران میں ایک جلسہ عام میں آپ نے ایک قیمتی تقریر بھی فرمائی جس کے متعلق لاہور کے اخبار عام کے رپورٹر نے یہ غلط خبر شائع کر دی کہ آپ نے دعویٰ نبوت سے انکار کر دیا۔ حضرت اقدس نے یہ خبر پڑھتے ہی اس جلالی شان کے ساتھ جو اس منصب کا طرۂ امتیاز ہے قلم اٹھایا اور ان الفاظ میں تردید فرمائی:۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس

دنیا سے گذر جاؤں۔ مگر ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔

(اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

امام عصر حاضر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال پر ملال پر پچاس برس پورے ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں دنیا کے ہر ملک کا عقیل و فہیم طبقہ آپ کے مقام و منصب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہوئے ہر ممکن قربانی پیش کر رہا ہے۔ دوسری طرف وہ عناصر جو امام عصر سے الگ ہیں وہ ہر طرف حاطب اللیلوں کی طرح ظلمت و تاریکی میں سرگرداں پھر رہے ہیں اور چونکہ حقیقت یہی ہے کہ آپ ہی امام عصر ہونے کی حیثیت سے مقام نبوت کے حامل تھے اور زمانے کی ہلاکت آفرینیوں کے تقاضے کے عین مطابق پردہ عالم پر نمودار ہوئے تھے اس لئے وہ اس منصب و مقام پر ان لوگوں کو زبردستی بٹھانے کی کوشش میں مصروف ہیں جن کا سرے سے روحانیت کے کوچے سے کوئی علاقہ ہی نہیں ہے

پہلی مثال

چنانچہ اس باب میں پہلی مثال مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی ہے۔ جن کے متعلق مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی کا یہ مرثیہ دیوبندی حضرات کے نوک زبان ہے

زباں پہ اہل ہوا کے ہے کیوں اُعلُ ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی
مسیحائے زماں پہنچا فلک پہ چھوڑ کر سب کو
چھپا چاہ کد میں وائے قسمت ماہ کنعانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی
تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

اس مرثیہ میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی۔ مسیح زماں ماہ کنعانی اور ان کی قبر کو طور قرار دیا گیا ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ حجاج کعبہ کو حج کی زیارت سے ذوق عرفانی کی تسکین نہیں ہوتی۔ اور وہ ایک ایک سے دیوانہ وار گنگوہ شریف کا رستہ پوچھتے پھرتے ہیں۔

دوسری مثال

دوسری مثال مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ہے جو محض ایک اہلحدیث عالم اور لیکچرار تھے۔ مگر ان کی وفات کے بعد ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں۔

"مولوی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک پر آشوب و نازک دور میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی خدمت اسلام اور احیائے دین و سنت کیلئے مامور فرمایا۔"

(سیرت ثنائی ص۴۱ مرتبہ مولانا ابو الوحید عبد المجید صاحب خادم سوہدری۔ مدیر اہلحدیث)

تیسری مثال

تیسری مثال شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کی ہے جو ایک زبردست فلسفی شاعر ہونے کے باوجود ہمیشہ معترف تھے کہ:

"میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفہ کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطہ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے دانستہ یا نادانستہ میں اسی نقطہ نگاہ سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں۔"

(مکاتیب اقبال جلد اول ص۴۶)

مگر اب ان کے عقیدت مند ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں:

ابھر رہا ہے زمانے میں عظمتوں کا کمال
مری زباں پہ ہے پیغام حضرت اقبال
وہ فلسفی وہ مدبر وہ نکتہ سنج کمال
جسے ملا ہے ازل سے پیمبرانہ جلال
دیار ہمیں پیمبر گلشن وہی رسول چمن
کلی کلی پہ نمایاں اسی کا حسن جمال

(قندیل ۲۴ اپریل ۱۹۵۵ء)

یہ سلسلہ صرف مسلمان شخصیتوں میں ہی محدود نہیں بلکہ بعض "محافظین ختم نبوت" کی بدولت اسے غیر مسلموں تک پھیلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ مشہور خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری جہاں یہ کہتے ہیں کہ

"اگر خواجہ غریب نواز اجمیری سید عبد القادر جیلانی امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ ابن تیمیہ۔ غزالی حسن بصری نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے۔ علی دعویٰ کرتا جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی عثمان غنی دعویٰ کرتا یا بخاری اسے نبی مان لیتا۔" (آزاد ۸ اگست ۱۹۵۱ء)

وہاں انہوں نے آج سے ۳۷ برس پیشتر مسجد خیر الدین امرتسر میں مسٹر گاندھی کو موسیٰ اور مہدی کے خطابات سے نوازتے ہوئے اور رحمہ رسول پر وعظ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"میں گاندھی کو بالقوہ نبی سمجھتا ہوں۔"

(اخبار ذوالفقار ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء بحوالہ راہنمائے تبلیغ)

ان صاحب کی "ختم نبوت" سے "عقیدت" کی متعدد مثالیں موجود ہیں جو حیرت انگیز ہیں ۱۹۵۲ء کا واقعہ ہے کہ ملتان میں ایک سرکاری افسر نے انہیں ان کی مجلس کے طریق کار پر سخت ڈانٹ پلائی تو انہوں نے بھری مجلس میں اپنے اس عقیدہ کا اظہار کیا کہ

"میں ممتاز دولتانہ کو اس لئے اپنا لیڈر مانتا ہوں کہ ایک تو وہ صوبہ مسلم لیگ کے صدر ہیں دوسرے وہ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ اگر دولتانہ صاحب کہہ دیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لے آؤ تو میں اس پر ایمان لے آؤں گا۔"

(بیان سابق صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ در اشتہار مطبوعہ پاکستان پبلسٹی ورکس شہیدان ملتان ۵۲)

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کئے جاؤ مے خوار کام اپنا اپنا
خرابات میں مے کشو جا کے چن لو!
نبی اپنا اپنا امام اپنا اپنا

اہلیہ محترمہ حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف نیلا گنبد لاہور کی وفات

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت حاجی میاں محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف نیلا گنبد لاہور کی اہلیہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ ۱۷-۳-۵۸ بروز پیر بوقت ۸½ بجے صبح وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صحابیہ و موصیہ تھیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔ جماعت کے ہر کام میں نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد کو بھی شریک کرتی تھیں۔ وفات کے بعد ان کے بیٹے بیٹیوں۔ پوتے پوتیوں۔ نواسے اور نواسیوں کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس ساٹھ تک پہنچتی ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۷۵ برس تھی۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی نعش کو کندھا دیا۔ اور دیر تک ان کے خاندانی حالات دریافت فرماتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

مفردات امام راغب کی ضرورت

سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے ہمیں مفردات راغب کی سخت ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس بھی اس کی کوئی کاپی ہو اور وہ فروخت کرنا چاہتے ہوں تو وہ مجھ سے جامعہ احمدیہ میں آکر بات کریں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ آصفہ بیگم کا نکاح محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ نے بتاریخ ۱۵-۳-۵۸ بمقام گجرات۔ عزیزی چوہدری محمد اسلم صاحب ایم۔ ایس سی سب لفٹننٹ نیوی کے ساتھ بتقرر مہر مبلغ دو ہزار روپیہ پڑھا اور ساتھ ہی رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ بفضل تعالیٰ جانبین کے لئے دین و دنیا میں موجب ثمرات حسنہ ہو۔ آمین

علی محمد خان (راجہ) پی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ گجرات

درخواست دعا

ہمارے بہنوئی مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب گنگر منڈی پر مخالفین نے کافی عرصہ سے مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ جس کی اب آخری تاریخ فیصلہ ۲۹-۳-۵۸ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو باعزت طور پر بری فرمائے۔ آمین

عبد الواحد و عبد الحق غلہ منڈی۔ ربوہ

بیادِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از حضرت مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رضی اللہ عنہ

ترے جلووں میں انوارِ خدا کی وہ فراوانی
تری پاکیزہ سیرت میں ظہورِ خُلقِ ربّانی

تری بزمِ یقیں افزا میں کیوں دخلِ وساوس ہو
تری صورت بھی نورانی تری صحبت بھی نورانی

نشانہائے خداوندی دکھا کر معرفت بخشی
جو بیٹھے تیری صحبت میں اٹھے بنکر وہ عرفانی

منوّر ہے تری تعلیم سے ہر اسود و احمر
فرشتے رشک کرتے ہیں بھرا وہ رنگِ ایمانی

گروہِ صالحیں میں کر دیا داخل ڈکیتوں کو
بنے وہ عبدِ رحمانی جو تھے مشہور شیطانی

سکھائے جاہلوں کو نکتہ ہائے معرفت ایسے
کہ اُمّی تک ہوئے ہیں نکتہ دانِ علمِ قرآنی

جو شدّت سے مخالف تھے ہوئے وہ تابعِ کامل
یہ اعجازِ مسیحائی تھا یہ تھی فکرِ سلمانی

خدا سے پائی وہ عقلِ رسا و دانش و حکمت
کہ جس کے سامنے پیدائشی تھی عقلِ لقمانی

صدی جب چودھویں آئی مہِ کامل نظر آیا
ہر اک ظلمت کدہ نے از سرِ نو پائی تابانی

یہ دَورِ خسروی کی برکتیں ہیں اور خلافت کی
جو پہلے مر چکی تھی ہوگئی زندہ مسلمانی

جو حاسد جل رہے ہیں بغض سے کہدو انہیں گوہر
جلو گے جتنا تم اتنا ہی ہوگا فضلِ ربّانی

باوفا ہیں باخدا ہو جائینگے

از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب بی۔اے

عشق میں وہ کیا سے کیا ہو جائینگے
باوفا ہیں باخُدا ہو جائینگے

اولیائے وقت ہو جائینگے وہ
جو تیرے در پر فدا ہو جائینگے

بادشاہِ وقت ہو جائینگے وہ
جو تیرے در کے گدا ہو جائینگے

درد کی بھی اک دوا مل جائیگی
درد کی ہم خود دوا ہو جائینگے

کوبکو گاتے پھرینگے تیرے گیت
مطربِ رنگیں نوا ہو جائینگے

بن کے سرتاپا مجسّم عشق و سوز
سب کے سب تجھ پر فدا ہو جائینگے

ختم کر کے نغمۂ سازِ خودی
ایک سازِ ہمہ صدا ہو جائینگے

ہم تو تیرے حسنِ بے پایاں کیساتھ
پھیل کر بے انتہا ہو جائینگے

رہ نہ جائیگی کوئی قیدِ مقام
منتشر یوں جابجا ہو جائینگے

مان کر ہم تجھ کو اپنا راہنما
کُل جہاں کے راہنما ہو جائینگے

ہم اگر ہو جائیں اس در کے غلام
کیا خبر پھر کیا سے کیا ہو جائینگے

آمدِ مہدی موعودؑ

اے حبذا کہ مہدیٔ پُر نور آگیا
اپنے جلو میں لے کے شمعِ طور آگیا

روشن ہوئیں حیات کی راہیں تمام تر
لمعاتِ نور کو لئے وہ نور آگیا

جس معرکۂ دین میں پہنچا وہ پہلوان
وہ پہلوان مظفر و منصور آگیا

تقسیم مال سے کیا ہر شخص کو غنی
پہنچا جو اس کے پاس وہ مسرور آگیا

محروم ہو مجددِ دیں سے یہ کیوں صدی
آیا وہ اور موجبِ دستور آگیا

مقبولِ بارگاہِ خداوند ہو گیا
اس کے حضور جو کوئی منظور آگیا

مہدی کے جانشین کو اے شوقؔ دیکھکر
دل میں سرور آنکھ میں اک نور آگیا

عبدالرحیم شوقی
راہوں

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت سنہ ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵-۲۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم بالبقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی چہارم پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اس صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائینگے انکی رقم سے جاری شدہ وظیفہ انکے نام ہوگا۔ وہ مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہونگے، ممبران بطور قرضہ دینگے انکی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد "پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ" ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۵۷ء جلد شائع کی جائے انکی اس خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد یہ تقریر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے یہ تقریر نہ صرف ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ایک خاکہ اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کی ہدایت کے لئے بھی مفید ہے اس لئے جن جماعتوں کے دوستوں کو جتنی درکار ہوں وہ ابھی سے اپنے آرڈر بھجوا دیں۔

گزشتہ مرتبہ جلسہ سالانہ ۵۵ء کی تقریر احباب جماعت کی طرف سے صحیح تعداد میں اور وقت پر آرڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کو دو مرتبہ "تحریک جدید کے بیرونی مشن" کے نام سے شائع کرنی پڑی تھی۔ اس لئے احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آرڈر جلد بھجوائیں گے قیمت فی کاپی آٹھ آنے ہوگی لیکن زیادہ تعداد میں منگوانے پر پچیس فیصدی رعایت بھی دی جائے گی۔

(نائب وکیل التبشیر)

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے سالانہ جلسہ کی روئداد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کو اپنا سالانہ جلسہ وسیع پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

جلسہ میں "توحید باری تعالےٰ" "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" "جماعت احمدیہ کے امتیازی کارنامے اور خصوصی عقائد" "اصلاح معاشرہ" "اتحاد بین المسلمین" اور "استحکام پاکستان" پر علماء اور مبلغین سلسلہ نے قیمتی اور پُر از معلومات تقریریں فرمائیں۔

مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم سید احمد علی شاہ صاحب۔ مکرم واحد حسین صاحب گیانی۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے سامعین سے خطاب کیا۔ تربیتی اجلاس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم مولوی عبد المنان صاحب، اور خاکسار نے خطاب کیا۔ ان اجلاسوں کے علاوہ [illegible] خصوصی اجلاس کو خاکسار نے خطاب کیا اور پریذیڈنٹ صاحبان کو جماعت کے اصلاحی تعلیمی اور تربیتی امور کے متعلق ہدایات دیں۔ وقف جدید کے متعلق عام اور خاص ہر دو اجلاسوں میں جماعت کو توجہ دلائی گئی لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا غیر احمدی احباب بھی تقاریر توجہ سے سنتے رہے اور تمام اجلاس پُر سکون فضا میں اختتام پذیر ہوئے۔ مستورات بھی دلچسپی سے تقاریر سنتی رہیں۔ بیرون جات سے آمدہ احباب کے رہائش اور خورد و نوش کا انتظام بھی عمدہ رہا۔ یکصد سے زائد افراد کو روزانہ کھانا کھلایا جاتا رہا۔ جلسے کے حسن انتظامات کے لئے کئی شعبے قائم کر دئے گئے تھے۔ ہر شعبے کے منتظمین نے نہایت عمدگی سے کام کیا خصوصاً۔ میاں خیر محمد صاحب۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب۔ میاں سعید احمد صاحب اور قمر صاحب اور غلام سرور خاں صاحب عزیز صاحب خاص دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس دفعہ ہمارے اطفال احمدیہ نے نظمیں پڑھنے میں کافی حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان معہ فیملی تشریف لائے اور ایک اجلاس کی صدارت فرمائی۔ مبلغ پچاس روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے عطا فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری سعی میں برکت دے۔ اور نیک نتائج پیدا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ امین

(عبد الرحمٰن مبشر عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مربیان توجہ فرمائیں

چند دنوں تک تمام اطفال اپنے اپنے امتحان سے فارغ ہو جائیں گے رخصتیا کے اوقات کو مفید کاموں میں صرف کرنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ لہذا ان کے لئے ان ایام کا پروگرام اس طرح مرتب کریں کہ ان کا تمام وقت مفید کاموں میں صرف ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کی کتابوں کا روزانہ باقاعدگی سے مطالعہ، نماز اور اس کا ترجمہ اور اسی طرح قرآن مجید اور اس کا ترجمہ پڑھتے رہیں۔ اور اس بات کا التزام کریں کہ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو اپنا وقت بے کار اور فضول ضائع کرے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورۃ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "ضرورۃ الامام" انصار کے نصاب میں رکھی گئی ہے۔ جس کا امتحان ۱۸ مئی ۵۸ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ اور یہ کتاب نو آنہ میں دفتر الشرکۃ الاسلامیہ سے مل سکتی ہے۔

(نائب قائد تعلیم مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

مشرقی پاکستان اسمبلی نے سوا پچیس کروڑ روپے کا تصرف بل منظور کرلیا

حزب مخالف کی طرف سے صوبہ میں رشوت ستانی کی مذمت

ڈھاکہ ۲۶ مارچ کل مشرقی پاکستان اسمبلی نے مشرقی پاکستان تصرف بل منظور کرلیا۔ جس کے تحت ۳۱ مارچ ۵۸ء کو ختم ہونے والے سال کے لئے صوبائی فنڈ میں سے ۲۸ کروڑ ۲۵ لاکھ ۷۲ ہزار سات سو روپے کی مزید رقوم کی ادائیگی اور تصرف کا اختیار دیدیا گیا۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ صوبائی حکومت ضمنی اور زائد مطالبات زر پورے کرسکے۔

کل جب تصرف بل زیر غور آیا تو متعدد ارکان نے صوبائی حکومت پر بدعنوانیوں اور رشوت ستانی کے الزامات لگائے۔

وزیر خزانہ کو اپنی جوابی تقریر میں شکایت کرنا پڑی۔ کہ متعدد ارکان نے بل پر بحث سے تجاوز کرکے صوبائی نظم و نسق پر نکتہ چینی کی ہے۔

صوبائی وزیر خزانہ مسٹر منورنجن دھر نے تصرف بل غور کے لئے پیش کیا۔ یونائیٹڈ پروگریسو پارٹی کے مسٹر آسوتوش سنہا نے اس کی مخالفت کی۔ انہوں نے بالخصوص تعلیم اور ٹرانسپورٹ کے متعلق حکومت کے محکموں پر نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا یہ امر افسوسناک ہے کہ آزادی ملنے کے دس سال بعد بھی حکومت تعلیمی پالیسی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرسکی۔ مسٹر سنہا نے مشرقی پاکستان کے جوٹ مارکٹنگ کارپوریشن کے خلاف رشوت ستانی اور خویش پروری کے الزامات لگائے اور تحقیقات کا مطالبہ کیا

—— لاہور ۲۶ مارچ مسٹر این۔ اے رضوی پی ایس پی کو لاہور میں قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ریلویز) مقرر کیا گیا ہے

مغربی پاکستان اسمبلی نے مالی بل منظور کرلیا

حزب مخالف کی پیش کردہ چونتیس ۳۴ ترامیم مسترد

لاہور ۲۶ مارچ کل مغربی پاکستان اسمبلی میں آئندہ مالی سال کے لئے دس ٹیکسوں کی تجاویز پر مشتمل فنانس بل کثرت رائے سے منظور کر لیا گیا۔ اس بل میں سٹیمپ ڈیوٹی اور تفریحی ٹیکس میں اضافہ کی تجاویز کے سوا باقی تمام ٹیکس ۵۶ء سے عائد ہیں۔ اب ان کی میعاد میں ۳۱ مارچ ۵۹ء تک اضافہ کیا گیا ہے

فنانس بل پر تقریباً تین گھنٹے بحث ہوئی جس کے دوران الزام عاید کیا گیا کہ ری پبلکن حکومت نے گزشتہ اڑھائی سال میں سیم و تھور کے سدباب کے لئے کوئی موثر اقدام نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال صوبہ کی ہزاروں ایکڑ زرخیز اراضی ناقابل کاشت ہو رہی ہے بعض ارکان نے صوبائی معیشت کی بدحالی کا ذمہ دار جاگیرداری و زمینداری نظام کو ٹھہرایا۔

وزیر خزانہ نے اس مسودہ قانون کی منظوری کے بعد بتایا کہ اسمبلی کا سیشن کم از کم تین دن زائد جاری رہے گا جس کے دوران چار مستقل ٹیکسوں سے متعلقہ مسودہ ہائے قانون منظور کرنے کے علاوہ متعدد آرڈیننسوں کو باقاعدہ قانونی شکل دی جائے گی

آپ نے مزید بتایا کہ کھانڈ پر دو آنے فی سیر کے حساب سے سرچارج عائد کرنے کے لئے کوئی قانون منظور کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ سرچارج محض ایگزیکٹو آرڈر سے بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔

ڈھاکہ میں قیمتوں پر کنٹرول کا دفتر بند

کراچی ۲۶ مارچ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ مرکزی حکومت نے اخباری کاغذ مشینی گاڑیوں۔ لوہے اور فولاد سیمنٹ اور کوئلے کے سوا باقی تمام ضروری اشیاء کی قیمتوں پر سے کنٹرول کو ختم کر دینے کا فیصلہ کردیا گیا ہے یہ دفتر یکم اپریل کو بند ہو جائے گا۔ اور اسی تاریخ سے اس دفتر میں ہونے والا کام مشرقی پاکستان کی صوبائی حکومت سنبھال لے گی ::

درخواست دعا

(۱) میری بیوی زیادہ بیمار ہے اور نومولود بچے کی صحت بھی کمزور ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ زچہ اور بچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

[illegible] سید ظہور احمد شاہ اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر کلورکوٹ ضلع میانوالی

(۲) فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب چک ۶۹ ر ب بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

فضل الدین محلہ دارالنصر ربوہ

ہمایوں کبیر کو فرقہ پرستی کے طعنے

نئی دہلی ۲۶ مارچ بھارت کے اخبارات آجکل بھارت کے وزیر ثقافت مسٹر ہمایوں کبیر پر بری طرح برس رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھارتی مسلمانوں کی بعض تکالیف کا تذکرہ کیا ہے۔ مسٹر کبیر کو کانگرس کے "نیشنلزم" سے وفادارانہ وابستگی شروع کئے ۲۵ سال سے زائد عرصہ ہو رہا ہے۔ پھر بھی وہ طعن و تشنیع سے معاف نہیں کئے جاسکتے۔ ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے دنوں کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان کو ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جس میں ان سے ضمناً یہ شکایت بھی درج ہوگئی تھی کہ مسلمانوں کو بعض نامعلوم وجوہ کے تحت پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ نہیں مل سکا۔ نیز انہیں سرکاری عہدوں پر تقرریوں میں بھی ناکامی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اقلیتوں نے بالعموم اور مسلمانوں نے بالخصوص پہلے عام انتخابات میں کانگرس کے حق میں ووٹ دیئے تھے مگر دوسرے عام انتخابات میں ان کی اکثریت کے ووٹ دوسری پارٹیوں کو ملے ہیں۔ مسٹر کبیر نے تجویز کیا تھا کہ ان کی شکایات کا ازالہ کیا جائے اور اقلیتوں کے لئے بعض سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اس نوٹ کے باعث ایگزیکٹو کمیٹی نے اس سوال کی تحقیق کیلئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اب بھارت کی فرقہ وار جماعتوں نے جن میں ممتاز اخبارات بھی شامل ہیں۔ مسٹر کبیر کو اس بنا پر ہدف تشنیع بنا رکھا ہے کہ انہیں مسلمانوں کی شکایات کیسے نظر آگئیں۔ ان اخبارات اور تنظیموں کی طرف سے مسٹر کبیر کو فرقہ پرستانہ رجحان کا الزام برابر دیا جارہا ہے۔